حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا:

<"xml encoding="UTF-8?>

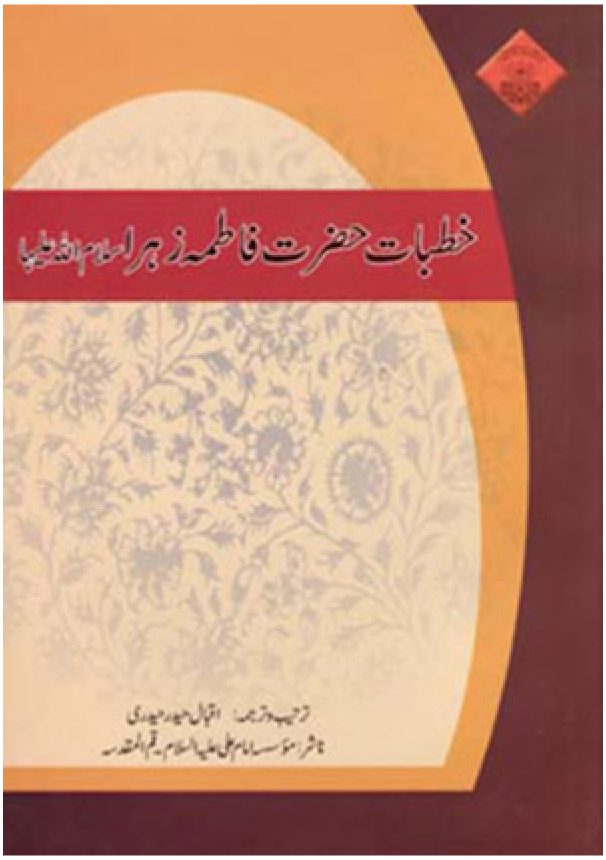

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے مجمع کو مخاطب کرکے فرمایا:

تم خدا کے بندے ،امرونھی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عھدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو ، تم ہی لوگوںکے ذریعہ دوسری قوم تک دین اسلام پھونچ رہا ہے،تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدارہو،اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمھارا کوئی عھد وپیمان ہے؟ حالانکہ ہم بقیة اللہاور قرآن ناطق ہیںوہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن ومنور اوراس کے اسرار ظاھر ہےں، اس کے پیرو کارسعادت مندھیں،اس کی پیروی کرنا ،انسان کوجنت کی طرف ھدایت کرتاھے ،اس کی باتوںکوسننا وسیلہ نجات ہے اوراس کے بابرکت وجودسے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہیں اس کے وسیلہ سے واجبات ومحرمات، مستحبات ومباھات اورقوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خدا وندعالم نے تمھارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نمازکو تکبر سے بچنے کے لئے،زکوة کووسعت رزق اورتزکیہ نفس کے لئے، روزہ کواخلاص کے لئے،حج کودین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کونظم زندگی اور دلوںکے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

اورہم اری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کوتفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کاسبب قرر دیا،اور صبر کو ثواب کے لئے مددگارمقرر کیا،امر بالمعروف و نهی عن المنکرعمومی مصلحت کے لئے اور والدین کےساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کاذریعہ اورصلہ رحم کو تاخیر موت کاوسیلہ قراردیا ،قصاص اس لئے رکھاتاکہ کسی کوناحق قتل نہ کرونیزنذر کوپوراکرنے کوگناهگاروںکی بخشش کاسبب قرار دیااورپلیدی اورپست حرکتوںسے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کوحرام کیا،زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا ،چوری نہ کرنے کوعزت وعفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کوحرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ وپرہیز گاری کواپناؤ اور تمهارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اوراسلام کی حفاظت کروخدا کے اوامرونواہی کی اطاعت کرو۔

”اورخدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں ۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زهرا نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پهلی اور آخری بات یهی ہے ،جو میں کہہ رهی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

”خدانے تم ہی میںسے پیغمبر کو بهیجاتمهاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تهی وہ تم سے محبت کرتے تهے اورمومنین کے حق میں دل سوز وغفوررحیم تهے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تهے نہ کہ تمهاری عورتوں کے باپ،میرے شوهر کے چچازاد بهائی تهے نہ کہ تمهارے مردوںکے بهائی،اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بهترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انهوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کوعذاب الٰهی سے ڈرایا، اورشرک پهیلانے والوں کا سد باب کیاان کی گردنوںپرشمشیرعدالت رکهی اورحق دبانے والوںکا گلادبادیاتاکہ شرک سے پرہیز کریں ا ور توحید وعدالت کوقبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خداکی طرف دعوت دی،بتوں کو توڑااور ان کے سروں کوکچل دیا،کفارنے شکست کهائی اورمنہ پهیر کر بهاگے ،کفر کی تاریکیاں دور ہوگئیں اورحق مکمل طور سے واضح ہوگیا،دین کے رهبر کی زبان گویاہوئی اورشیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے ، نفاق کے پیروکار هلاکت و سر گردانی کے قعر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندهن ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شهادت زبان پر جاری کرکے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہوگئے ،درحالانکہ

تم دوزخ کے دھانے پر اس حالت میںکھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھو کے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمھارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تھاجو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

تم قبائل کے نحس پنجوںکی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوںکو کھال سمیت کھا لیتے تھے،اور دوسروں کے نزدیک ذلیل وخوارتھے اوراردگردکے قبائل سے ہم یشہ ہراساںتھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمدمصطفےٰ (ص)کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی ،تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑئے نماافراد اوراہل کتاب کے سرکشوںسے واسطہ تھا ”لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑ کا تے تھے خدا اسے خاموش کر دتیا تھا“ اور جب کو ئی شیاطین میں سے سر اٹھا تا یا مشرکوں میںسے کوئی بھی زبان کھولتاتھا توحضرت محمد اپنے بھائی (علی) کوان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اورعلی (ع)اپنی طاقت وتوانائی سے ان کو نیست ونابود کردیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوارسے خاموش نہ کردیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضاکے لئے ان تمام سختیوںکاتحمل کرتے رہے اورخدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے ،رسول اللہ(ص)کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہم یشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رھتے تھے، لیکن تم اس حالت میںآرام کے ساتھ خوش وخرم زندگی گزارتے تھے،(اور ہمارے لئے کسی بری) خبرکے منتظررھتے تھے اوردشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرارہوجایا کرتے تھے ۔

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروںکی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کرلیا، تو تمھارے اندر کینہ اور نفاق ظاھر ہوگیا،لباس دین کہنہ ہوگیا اور گمراہ لوگوں کے سِلے منہ کھل گئے، پست لوگوںنے سر اٹھالیا، باطل کااونٹ بولنے لگااور تمھارے اندر اپنی دم ھلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باھرنکالااورتمھیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا ، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اورتم حرکت میںآگئے اس نے تمھیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہوگئے وہ اونٹ جو تم میںسے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بناکر اس جگہ بٹھادیا جس کا وہ حق دار نہ تھا ،حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کوزیادہ وقت نہیں گزراتھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے ، زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے ،ابھی پیغمبر (ص)کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا ”لیکن خبرداررہو کہ تم فتنہ میں داخل ہوچکے ہو اور دوزخ نے کافروںکا احاطہ کرلیا ہے “۔

افسوس تمھیں کیا ہوگیا ہے اور تم نے کونسی ڈگراختیارکرلی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمھارے درمیان موجود ہے اوراس کے احکام واضح اوراس کے امرونھی ظاھرھیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیارکرنا چاہتے ہو؟یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟

”ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے“

” جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیا رکریگا اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اورآخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا ۔“

تم خلافت کے مسئلہ میاتنا بھی صبرنہ کرسکے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہوجائے اوراسکی قیادت آسان ہوجائے(تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ھاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کردیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑلیں) اورشیطان کی دعوت کو قبول کرلیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول(ص) کوخاموش کرنے میں مشغول ہوگئے ،تم ظاھر کچھ کرتے ہو لیکن تمھارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمھارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اورنیزے سے پیٹ میں زخم کردیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے ۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیںہے، ؟! ” کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو ؟!!

” کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بھتر کون ہوگا۔“

کیا تم نہیں جا نتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پرروزروشن کی طرح واضح ہے کہ میرسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہو ں(اور تم میری خاموشی سے فا ئدہ اٹھاکر میرے ارث پر قبضہ جمالو۔)

اے ابن ابی قحافہ ! کیایہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ ا ورہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رھیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب وغریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے با وجود قرآن کے دامن کو چھوڑدیا ، اس کو پس پشت ڈالدیا؟

کیا تم نے بھلادیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا“، اورجناب یحی بن زکریاکے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

”بارِ الٰہا ! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اورآل یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ” اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ” خدا تمھاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے “ ۔

نیز خداوندعالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑجائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوندعالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوںسے مخصوص کردیا ہے؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کردیا ہے ؟یا تم کہتے ہو کہ میرا اورمیرے باپ کا دوالگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟ لہٰذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیاتم لوگ میرے پدربزرگوار اور شوہر نامدارسے زیادہ قرآن کے معنیٰ ومفاهیم ،عموم وخصوص اورمحکم ومتشابهات کوجانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کرلیا ہے اور اس کو آمادہ کرلیاھے جو قبر میں تمھاری ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بهترین حاکم ہوگا اور محمد بهترین زعیم ، ہمارے تمھارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمھارا نقصان اور گھاٹاآشکارہوجائےگا اورپشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پهونچائے گی،” ہر چیزکے لئے ایک دن معین ہے“ ۔ ” عنقریب ہی تم جان لوگے کہ عذاب الٰهی کتنا رسوا کنندہ ہے ؟اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں“۔

عربی ،تن:

ثم التفتت فاطمة الیٰ اهل المجلس وقالت :

انتم عباداللّٰه نصب امره ونهیه، وحملة دینه ووحیه، وامناء اللّٰه علی انفسکم ،وبلغاءُ ه الی الاُمم زعیم حقّ له فیکم ،وعهد قدّمه الیکم،ونحن بقیةاستخلفها علیکم کتاب اللّٰه الناطق ،والقرآن الصاد ق ، والنور الساطع،والضیاء اللامع ،بیّنة بصائره ،منکشفة سرائره ، منجلیة ظواهره ،مغتبطة به اشیاعه،قائداً الی الرضوان اتباعه، مودّاًالیٰ النجاةاستماعه،به تنال حجج اللّٰه المنوّ رة،و عزائمه المفسرة، و محارمه المحذّرة و بیّناته الجالیة وبراهینه الکافیة، و فضائله المندوبة ورخصه الموهوبه و شرائعه المکتوبة

فجعل اللّٰه الایمان تطهیراًلکم من الشرک، والصلاة تنزیهاً لکم من الکبر،والزکاةتزکیةللنفس،ونماءً فی الرزق،والصیام تثبیتا للاخلاص، والحج تشییدا للدین، والعدل تنسیقا للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة،واِمَامتنا أماناًمن الفرقة،والجهاد عزّاًللاسلام

وذلاً لاهل الکفر والنفاق والصبر معونة علی استیجاب الاجر ،والامر بالمعروف والنهی عن المنکر مصلحة للعامّة،وبرّ الوالدین وقایةًمن السخط ،وصلةالارحام منسأ ۃ فی العمر ومنماة للعدد والقصاص حقناً للدماء

والوفاء بالنذر تعریضا للمغفرة،وتوفیةالمکاییل والموازین تغیراً للبخس ،والنهی عن شرب الخمرتنزیهاًعن الرجس، واجتناب القذف حجاباعن اللعنة وترک السرقةایجاباًللعفةوحرم اللّٰه الشرک اخلاصا له بالربوبیة

(فاتقوا اللّٰه حق تقاته ولاتمو تن الاّ وانْتم مسلمون)

(سوره آل عمران آیت ۱۰۲)

واطیعوااللّٰه فیما امرکم به ونها کم عنه

(انمایخشی اللّٰه من عباده العلماء)

(سوره فاطر-آیت ۲۸)

ثم قالت : ایهاالناس اعلموا انّی فاطمة ،وابی محمد (صلی اللہ علیه وآله وسلم) اقول عوداً وبدواً ا ٔولا اقول مااقول غلطا،ولاافعلماافعل شططا ۔

(لقدجائکم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حر یص علیکم بالمومنین روف رحیم)

(سوره توبہ آیت ۱۲۸)

فانْ تَعزُوهُ وتعرفوه تَجدوه ابی دون نسائکم،واخاابن عمّی دون رجالکم ولنعم المعزیٌّ الیه صلی اللہ علیه و آله وسلم

فبلّغ الرّسالةصادعاَبالنَّذارةِ، مائلاَعن مدرجة المشرکین ضارباثبجهم، آخذاًبا ٔ کظامهمْ داعیاًالی سَبیلِ ربّه بالحکمة والموعظة الحسنة یجفّ الاصنام وینکث الهام حتیٰ انهزم الجمع وولّواالدّبر حتی تفرّی اللیل عن صبحه واَسفر الحقّ عن محضه و نطق زعیم الدین وخرست شقاشق الشّیاطین وطاح وشیظ النّفاق وانحلّت عقد الکفر والشّقاق وفهتم بکلمة الاخلاص و فی نفر من البیض الخماص

وکنتم علی شفا حفرة من النّار مذقة الشارب و نُهزة الطّامعِ وقبسةالعجلان و موطی ٔ الاقدام تَشربون الطَّرق وتقتاتون القدّ اَذلّةًخاسی ٔن تخافون ان یتخطّفکم النّاس من حولکم فانقذکم اللّٰه تبارک وتعالیٰ بابی محمد(صلی اللہ علیه آله وسلم) بعد اللتیا والتی،و بعد ان مُنی ببُهم الرجال وذوبان العرب ومردة اهل الکتاب (کلما اوقدوانارا للحرب اطفا ٔها اللّٰه)

(سوره مائدہ آیت ۶۴)

او نجم قرن الشیطان ،او فغرت فاغرة من المشرکین قذف اخاه علیاًفی لهواتها،فلا ینکفیء حتی یطا ٔجناحها باخمصه ،ویخمد لهبها بسیفه مکدودا فی ذات اللّٰه، مجتهدَا فی امر اللّٰه قریباً من رسول اللّٰه ،سیدا فی اولیاء اللّٰه، مشمّرا ناصحاً ،مجداً کادحاً لاتاخذه فی اللہ لومة لائم وانتم فی رفا هیة من العیش وادعون فاکهون ، آمنون تتربصون بنا الدوائر، وتتوکفون الاخبار ،وتنکصون عند النّزال،وتفرون من القتال

فلما اختار اللّٰه لنبيّه دار انبيائه وماوى اصفيائه، ظهرت فيكم حسيكةُ النفاق،وسمل جلباب الدين ،ونطق كاظم الغاوين ،ونبغ خامل الاقلين ،وهدر فنيق المبطلين، فخطر فی عرصاتكم ، واطلع الشيطان راسه من مغرزه هاتفا بكم،فالفاكم لدعوته مستجيبين ، وللعزة فيه ملاحظين ،ثم استنهضكم فوجدكم خفافا واحمشكم فالفاكم غضابا ، فوسمتم غير ابلكم ،واوردتم غير مشربكم، هذا والعهد قريب، والكلم رحيب، والجرح لما يندمل، والرسول لما يقبر،ابتداراً زعمتم خوف الفتنة

(ألا فی الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكافرين ـ (سوره توبه ۴۹)

فهيهات منكم وكيف بكم وانی تؤفكون ، و هذا كتاب اللّٰه بين اظهركم، اٴموره ظاهرة، واحكامه زاهرة، واعلامه باهرة وزواجرهُ لائحة واوامره واضحة قد خلفتموه وراء ظهوركم ارغبة عنه تريدون؟ ام بغيره تحكمون ؟ (بئس للظالمين بدلا)

(سوره كهف آيت ۵۰)

(ومن يبتغ غيرالاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرين)

(سوره آل عمران آيت ۸۵)

ثمّ لم تلبثو ا الا ريث ان تسكن نفرتها ،ويسلس قيادها ،ثمّ اخذتم تورون وقدتها وتهيجون جمرتها، وتستجيبون لهتاف الشيطان الغویّ واطفاء انوار الدين الجلی وإهمال سنن النبی الصفی، تشربون حسواً فی ارتغاء وتمشون لاهله وولد ه فی الخمرة والضراء ،ويصير منكم علیٰ مثل حزّالمدیٰ،وَوُخْزالسنان فی الحشاء

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لی من ابی(افحكم الجاهلية تبغون ومن احسن من اللّٰه حكماً لقوم يوقنون)

(سوره مائده آيت ۵۰)

افلا تعلمون،! بلیٰ قد تجلی لكم كا الشمس الضاحية انی ابنته

اٴيَّها المسلمون ! ا ٴ اُغلب علی ارثی؟

يا ابن ابی قحافة اٴفی كتاب اللّٰه ترث اباک ولا ارث ابی ؟(لقد جئت شيئا فريا)

افعلیٰ عمدٍ تركتم كتاب اللّٰه ونبذ تموه وراء ظهور كم اذيقول:(وورث سليمانُ داودَ)

(سوره نمل ،آيت۱٦)

وقال فيمااقتص من خبريحيیٰ بن زكريا عليه السلام اذ قال:(ربِّ هب لی من لدنک ولياًيرثنی ويرث من آل يعقوب)

(سوره مريم ،آيت ۴ و٦)

وقال :(واولوالارحام بعضهم اولیٰ ببعض فی کتاب اللّٰه)

(سوره انفال،آیت ۷۵)

وقال :(یو صیکم اللّٰه فی اولا دکم للذکرمثل حظ الانثیین)

(آیه 11 سوره نساء)

وقال :(ان تر ک خیرا الوصیة للوالدین والا قربین با لمعروف حقاعلی المتقین)

(سوره بقره،آیت ۱۸۰)

وزعمتم ان لا حَظْوَة لی ولا ارث من ابی ، ولا رحم بیننا، اٴفخصّکم اللّٰه بآیةاخرج ابی منها ؟ ام هل تقولون ان اهل ملتین لا یتوارثان؟اولست انا وابی من اهل ملة واحدة؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومه من ابی وابن عمی ؟

فدونکها مخطو مة مر حو لة ، تکون معک فی قبرک، تلقاک یوم حشرک ،فنعم الحکم اللّٰه، و نعم الزعیم محمد(صلی اللّٰه علیه آله وسلم) والموعد القیامةوعندالساعة یخسر المبطلون ولا ینفعکم اذ تندمون(ولکل نبامستقر) (سوره انعام، آیت ٦٧)

(وسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه ویحلّ علیه عذاب مقیم)

(سوره هود آیت۳۹)